کے لیے استعمال میں لاتے ہیں، نہ قرآن اور تاریخ سے ہی سبق لینے کو تیار ہیں۔ مصنف کے مطابق: جدیدیت (modernism) پر مغرب کا استحقاق نہیں، اُمت کو بھی اسے اپنانا ہوگا۔

اس کتاب میں ۲۵ عنوانات کے تحت تقریباً تمام اہم موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں۔ اسلامی سوچ کا جدیدیت سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہے بشرطیکہ یہ جدیدیت مذہب مخالف نہ ہو (ص ۶۸-۶۹)۔ ایک تصویر میں، ایک صحرا میں اُونٹوں کے قافلے رواں دواں ہیں اور نیچے درج ہے: ''دورِجدید کے چیلنجز کا مقابلہ اس طرح کے نہایت پرانے ذرائع رسل و رسائل سے کیا جاسکتا ہے؟'' مصنف لکھتا ہے کہ تیرھویں سے انیسویں صدی کے دوران (۱۲۶۶ء-۱۸۵۰ء) تعلیمی، اقتصادی، سماجی اور اخلاقی حوالوں سے مسلمان روبہ زوال تھے۔ ان کی تین عظیم سلطنتیں (عثمانی، صفوی اور مغل) ۱۵۵۰ء تا ۱۷۰۷ء کافی پھلی پھولیں (ص ۱۴۸)، تاہم مجموعی طور پر تنزل ہوتا رہا۔ بعدازاں مسلمان اصلاح پسندوں کی کاوشیں شروع ہوئیں جن میں جمال الدین افغانی سرفہرست ہیں۔ سرسید احمد خان اور علامہ اقبال بھی ایسے ہی مقاصد کے لیے سرگرم عمل ہوئے۔

'قرآن کی طرف رجوع'، 'فلسفۂ زندگی'، 'مسلمان ماتحت'، 'دورِجدید میں جہاد'، 'جدیدیت کا مسلم نمونہ'، 'اسلام، سائنس اور فلسفہ'، 'تاریخ سے سبق'، 'مسلم سلطنتوں کا زوال'، 'مسلم دنیا کی خامیاں'، 'دنیا کا زوال'، 'مردمومن'، 'اسلام انسانیت کا مذہب'، 'مسلمانوں کا مغرب سے واسطہ' کے عنوانات کے تحت ان ابواب میں مفید معلومات کے ساتھ ساتھ اچھا تجزیہ موجود ہے۔

حوالوں اور اشاریے سے مزین یہ کتاب تاریخ اور اُمت کے امور سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے ایک مفید چیز ہے۔ انگریزی زبان نسبتاً ادبی نوعیت کی استعمال کی گئی ہے۔ مجلد، خوب صورت سرورق اور اعلیٰ طباعتی معیار۔ (محمد الیاس انصاری)

الفرقان، پارہ عمّ، ترتیب و تہذیب: شیخ عمر فاروق۔ جامعہ تدبر قرآن، ۱۵-بی وحدت روڈ، لاہور۔ فون: ۷۵۸۵۹۶۰۔ صفحات: ۶۳۲ (بڑی تقطیع)۔ قیمت: طلبِ صادق۔

تفسیر کے عام انداز سے مختلف اس کتاب میں قرآن کے مطالب تک رسائی کے ساتھ ساتھ قرآن سے عملی تعلق اور پوری زندگی کو دین کے رنگ میں رنگنے کی فکر کی گئی ہے۔ ایک